

”میرے پیاری زبان“

زبان بھی ہے یہ خاموش ناتہ...
نہ دیکھا نہ پکڑا، فقط اتنا جانتا...
کرتالیبوں کی سیواری...
چھوڑتا، چلتا ہے اور جگمگاتا -

سفریں یہ کرتا ہر اک زبان پر...
ہے گھومتا، شہلتا ہر اک ہوا پر...
یہ اس کی روانی یہاں سے وہیں...
پلٹتا مسور ہر اک ناز پر

امانت، دیانت، سہراکت، چہارت، بکارت...
ہر اک مڈ پر ہی بستی یہ شہرت...
ہے یہ آئینہ اب خیالوں کا سب سے...
دپتتی لبوں کو صفحہ سے سہارت -



ملک جو میں اس سے تو ایسا لگا...

پرہیز کیا میں خد میں جہاں سا لگا...

زبان ہے ہم سے ہم زبان سے نہیں...

پھر بھی یہ کیوں سب زبان ہی لگا۔

احساس، محبت، اخلاق و رویتہ...

ہے ان سے جہاں سب کے سب پاروں پھیلتے...

”ترقی، قاری، غریب، اردو، انگریزی“...

ہے سب میں اس سے کمال و سورتہ۔

اگر کوئی پوچھے کہ کیا ہے تمہارا زبان...

تو کہنا کہ پورا جہاں ہے تمہارا زبان...

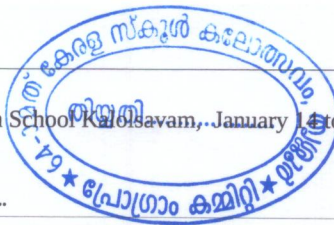
نہ ہندو، نہ مسلم، نہ سک و عیسائی...

ہے پورے کہ پورے انہی سے و خائی۔



Item Code: 961

Participant Code: 089



آرؤی ہے بات اب اردو پر،
چھیڑی ہے اوکات اب اردو پر،
ہے میٹر کا یہ بنا شکر کے،
تبھی تھا کیا ناز اردو پر۔

دیا بیچ اس کو حل کریں،
نخارا ہے اس کا روتھیا گئی ہے،
خلین، ڈا ڈراہوں پہ تھا اس کا راج،
کیا کہا خوب بیاں اس کو کوئی نے۔

حل روح اسے غائب ہے،
لے کتنوں نے اسے خطا غما رخ ہے،
دلوں کا ناچ بنا سب کے،
انسقلا بن بنا یہ ڈاکٹر اقبال ہے۔

(4)

یہ ہر ایک ہستی ہے ہستی ہے اس میں
 اور ہر عاشقوں کی ہر ہستی ہے اس میں
 وہ گالیاں یہ وہ ازیا رکھتے ہیں
 سبھی کی رسوائی ہے ہستی اس میں
 پکٹی

بے بہا بنا بہت کچھ مگر وقت ہم،

(2 last stanza)

زبان روکے نہ لاکھ نہ ہوشی ختم،
 دے اچ اس کو بھلا اس قدر

نہ چھوڑے نہ چھوٹی زبان اس
 چھوٹا سا کچھ ہم -

(last stanza)

چھوٹے چھوٹے یہ ہر سونے کے عمر بھی،
 نہ نکلے دلوں سے کبھی خاص کر

اے سوار یہ صوفت تک
 اے پیغمبر اس کی میرے فیلوں پر